احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 45-80 نمبر 172 | منگل-3 ربیع الاول-1416ھ، یکم ظہور 1374ہش، یکم اگست 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ کی عبادت کرنے والے مبارک ہوتے ہیں

اصل غرض انسان کی محبت ذاتی ہونی چاہئے۔ اس سے جو کچھ اطاعت اور عبادت ہوگی وہ اعلیٰ درجہ کے نتائج اپنے ساتھ رکھے گی۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے مبارک بندے ہوتے ہیں وہ جس گھر میں ہوں وہ گھر مبارک۔ اور جس شہر میں ہوں وہ شہر مبارک۔ اس کی برکت سے بہت سی بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس کی ہر حرکت و سکون اس کے درو دیوار پر خدا کی برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

عالمی بیعت کی تیسری تقریب کا بابرکت انعقاد

آٹھ لاکھ اکتالیس ہزار 325 افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے

جب سے دنیا بنی ہے ایسا واقعہ کبھی رونما نہیں ہوا

عالمی بیعت کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ صدر صاحب بورڈ الفضل کی تصدیق کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے)

لندن: 30- جولائی- 1995ء- جماعت احمدیہ برطانیہ کے 30ویں جلسہ سالانہ 1995ء کے آخری دن آج حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کی وساطت سے آٹھ لاکھ 41 ہزار 325 نو احمدیوں کی بیعت لی۔ یہ افراد اس سال دنیا بھر کے مختلف ممالک میں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔

عالمی بیعت کی اس تیسری تقریب میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مختصر خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ آج ایک دفعہ پھر میں نے وہ کوٹ پہنا ہوا ہے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ایک لمبے عرصے تک پہنتے رہے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا آج جبکہ ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان وعدے پورے ہوتے دیکھ رہے ہیں میں نے مناسب سمجھا کہ میں حضرت بانی سلسلہ کا بابرکت کوٹ پہن کر اپنے جسمانی تعلق کے علاوہ اس کپڑے کا تعلق بھی قائم کروں۔ آپ بھی دیکھیں کہ حضرت بانی سلسلہ کس طرح کا سادہ کپڑا پہنتے تھے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ نے میری آرزو ایک بار پھر پوری فرما دی کہ بیعتوں کی تعداد گذشتہ سال کی نسبت دوگنی ہو جائے۔ جبکہ بظاہر یہ پورا ہوتا دکھائی نہ دیتا تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کسی نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ آئندہ سال بھی یہی توقع رکھتے ہیں کہ موجودہ سال کی بیعتوں سے دگنی بیعتیں آپ کو مل جائیں گی؟ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے پوچھنے والے سے کہا کہ اب تک اس سال جو بیعتیں ہوئی ہیں وہ ہماری کسی کوشش یا چالاکی سے نہیں ہوئیں۔ یہ محض عاجزی سے خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہنے کا پھل ہے۔ یہ خدا ہی ہے جو یہ تعدادیں پوری کر رہا ہے وہ چاہے تو اگلے سال اس سال سے بھی، نئی تعداد نو احمدیوں کی مہیا فرما دے گا۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں کرتا۔ اس لئے ہماری دعا یہ ہے کہ اے اللہ! اگر یہ ہماری استطاعت میں ہے تو ہماری دلی آرزو کو پورا فرما کہ اگلے سال ہم پھر دگنی بیعتیں کرالیں۔ اور اگر ہم اس کے مکلف نہیں تو پھر ہماری استطاعت کو بڑھا دے۔

حضرت صاحب نے فرمایا میرے نزدیک استطاعت موجود ہے مگر بہت سی ایسی ہے جو چھپی ہوئی ہے مگر ہم نے اسے میدان عمل میں جھونکا نہیں۔ اگر ہم اس جذبے سے دعا کریں اور ہمارا عمل اس کی تائید کرے تو اگلے سال ہم بیعتوں کی موجودہ تعداد کو دگنا کر سکتے ہیں اور پھر اس سے اگلے سال مزید دوگنا کر سکیں گے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمارا عمل صالح ہمارے قول کو رفعت عطا کرے گا۔ تو اس فہم اور سچائی کے ساتھ دعائیں کریں۔

حضرت صاحب نے بیان فرمایا کہ اس سال سب سے زیادہ بیعتیں فرنچ بولنے والے افریقہ کے ایک ملک آئیوری کوسٹ میں ہوئی ہیں۔ جن کی تعداد ایک لاکھ 89 ہزار 200 ہے۔ اور مجموعی طور پر اس سال 8 لاکھ 41 ہزار 325 مرد و زن عالمی بیعت میں شامل ہو کر بیعت کر رہے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کل میں نے جو البانیہ کا ذکر کیا تھا اس سے کچھ غلط فہمی پیدا ہوئی ہے یورپ میں اس وقت جرمنی سب سے آگے ہے۔ یہاں احمدیوں کی تعداد 50 ہزار ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس وقت جو بیعت کے الفاظ دوہرائے جائیں گے اس کو 35 ترجمان 35 زبانوں میں دوہرائیں گے۔ وہ قومیں جو یہ زبانیں جانتی ہیں وہ اپنی اپنی زبانوں کو اس شور میں پہچان لیں گی۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس کے علاوہ یہ بھی انتظام کیا گیا ہے کہ ہر ملک میں ٹی وی کے سامنے مقامی زبان کے مترجم بیٹھے ہوں گے جو ساتھ ساتھ اپنی زبان میں بیعت کے الفاظ کا ترجمہ کرتے جائیں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ ایک حیرت انگیز تاریخ ساز واقعہ ہے جو کل عالم کی تاریخ میں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ آیئے ہم ان آسمانی ازلی ابدی لمحوں میں شریک ہو جائیں۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ دوہرائے ساتھ ساتھ 35 ترجمان اپنی اپنی زبانوں میں یہ الفاظ دوہرا رہے تھے۔ دنیا کے پانچ براعظموں کی نمائندگی میں پانچ افراد نے حضرت صاحب کے ہاتھ کے نیچے اپنے ہاتھ رکھے ان افراد کا رابطہ دو ترچھی قطاروں میں پنڈال میں بیٹھے ہوئے احباب سے قائم تھا۔ جملہ احباب نے ایک دوسرے کی پیٹھوں پر ہاتھ رکھ کر حضرت صاحب سے جسمانی رابطہ قائم کیا۔ بیعت کے الفاظ دوہرانے کے بعد حضرت صاحبؑ نے دعا کرائی اور دنیا بھر کے ممالک میں

باقی صفحہ 7 پر

نکاح

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے مظفر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری مقبول احمد کاہلوں صاحب آف پھور چک (وفات یافتہ) ساکن کیلگری کینیڈا کے نکاح ہمراہ خاکسار کی بھانجی عزیزہ امتہ الشکور صاحبہ بنت مکرم چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب ایڈووکیٹ (وفات یافتہ) ساکن لاہور بعوض مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر کا اعلان مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں مورخہ 21 جولائی 95ء بروز جمعہ کیا۔ لڑکا اور لڑکی دونوں حضرت صوفی غلام محمد صاحب (وفات یافتہ) سابق ناظر مال (خرچ) و ناظر اعلیٰ (ثانی) ربوہ کے نواسہ اور نواسی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے بہت مبارک فرمائے۔

ولادت

○ محترمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ لاہور سے لکھتی ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی دعا کو قبول کرتے ہوئے میری بیٹی خالدہ احمد بیگم میجر غفور احمد کو ساڑھے بارہ سال بعد 7 جولائی 1995ء کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی میجر عبد الحمید شرما صاحب کی پوتی اور محمد سعید احمد صاحب انجینئر کی نواسی ہے۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دو رفیقوں حضرت عبد الرحیم شرما صاحب کی پڑپوتی اور حضرت سید شفیع احمد صاحب محقق دہلوی کی پڑنواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

○ مکرم احمد ہارون صاحب حال کینیڈا پسر مکرم رانا محمد یوسف صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے نوازتے ہوئے 8 مئی 1995ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام "ماریہ جبیں رانا" تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم رانا لئیق احمد صاحب دار العلوم غربی (ب) ربوہ کی نواسی ہے۔ بچی کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکم-ظہور 1374 ھش یکم - اگست 1995ء

اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اس کا شکر

ویسے تو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام دیئے ہیں ان پر عمل کیا جائے جس طرح اس نے کہا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اسی طرح عبادت کی جائے۔ گھر والوں سے جس طرح کا سلوک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کیا جائے ویسا ہی کیا جائے۔ لین دین کے معاملات بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ہوں۔ دوستوں اور دشمنوں سے سلوک بھی اسی کے احکام کے مطابق اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہونے کا ایک یہ مفہوم بھی ہے کہ ہمیں ہر وقت اس بات کا احساس رہے کہ ہم تو لاشئے ہیں۔ ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ ہمیں خدا تعالیٰ نے دیا ہے اور آئندہ بھی جو کچھ ہمیں ملے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی عطا کرے گا۔ جب انسان کو اپنی ذات پر بھروسہ ہونے لگتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس نے اپنے زور بازو سے کمایا ہے۔ اور آئندہ بھی جو کچھ اسے ملے گا وہ اس کے زور بازو ہی کا نتیجہ ہو گا تو وہ خدا سے بہت دور جا پڑتا ہے۔ اور جو شخص خدا سے دور ہو اس کے متعلق یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا فرمانبردار ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا یہ مفہوم کہ تمام قدرتیں اسی کو حاصل ہیں اور ہم لاشئے ہوتے ہوئے سب کچھ اسی سے پاتے ہیں۔ پہلے بھی اسی سے پایا ہے اور آئندہ بھی اسی سے پائیں گے۔ اس مفہوم کو سامنے رکھا جائے تو انسان پر یہ بات لازم آتی ہے کہ وہ ہر لحہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اسی کی طرف دیکھے اسی سے مانگے اور جو کچھ ملے اس کے متعلق اس یقین پر قائم ہو کہ یہ خدا تعالیٰ ہی نے دیا ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ خود کہتا ہے اگر اس کا شکر کیا جائے تو وہ اور دیتا ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ اس کی ناشکری کے نتیجہ میں ہمارے پاس جو کچھ ہوتا ہے اس میں سے برکت اڑ جاتی ہے بلکہ وہ چیز بھی ہمارے پاس باقی نہیں رہتی۔ پس اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننے کے لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ شکر ہر اس چیز کے لئے جو ہمیں مل گئی ہے اور اس چیز کے لئے بھی جو ہمیں ملنے والی ہے۔ اسی سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ:۔

"ہر احمدی جب تک اللہ تعالیٰ کا (فرمانبردار) نہیں بنتا اس معنی میں کہ ہر وقت اور ہر آن اسے یہ احساس رہے کہ اس نے جو کچھ بھی پایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے پایا اور ہم جو کچھ بھی پائیں گے وہ اس کے فضل سے پائیں گے۔ ہم تو کچھ بھی نہیں ہیں۔ ہمارے پاس تو نہ عزت ہے نہ دولت ہے اور نہ اقتدار ہے لیکن عزتیں اللہ تعالیٰ بانٹتا ہے اور اموال بھی وہی تقسیم کرتا ہے پھر اموال جب وصول ہو جاتے ہیں تو ان کے اچھے نتائج بھی وہی نکالتا ہے۔ جس سے ایک خوشی اور بشاشت کا ماحول پیدا ہوتا ہے"

اس ارشاد میں ایک خاص بات جو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ جب شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ ملتا ہے تو اس سے خوشی اور بشاشت پیدا ہوتی ہے۔ اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ مال و اسباب بھی راحت کا باعث نہیں ہوتے بلکہ ہر وقت دل کو بے چین اور بے قرار رکھتے ہیں۔ لیکن اگر یہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس پر احسان کرتے ہوئے دی ہوں تو دل مطمئن رہتا ہے اور ان چیزوں سے ایک خوشی اور بشاشت کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔

اپنے ٹی وی پہ دیکھ کر اُن کو
اُن کی باتیں بگوشِ ہوش سنو
روح میں تم اتار لو ہر بات
نکتۂ معرفت پہ سر بھی دُھنو

ابوالاقبال

لُٹا دیں زندگی اپنی

تبسّم سے بدل ڈالیں اگر وہ برہمی اپنی
یہ دل کیا چیز ہے ہم تو لٹا دیں زندگی اپنی

ہنسی اپنی نہ غم اپنا نہ ہے دل کی خوشی اپنی
مگر کہنے کو کرتے ہیں بسر ہم زندگی اپنی

کبھی جس سے ہر اِک محفل چراغاں ہی چراغاں تھی
تہِ دامن لئے پھرتا ہوں اب وہ روشنی اپنی

تمہیں تھکتے نہ تھے درسِ وفا دیتے مرے دل کو
تمہیں نے کس طرح مخدوش کر لی دوستی اپنی

نہیں، منزل کچھ ایسی دُور تو شاید نہیں لیکن
کسے معلوم لے جائے کہاں بے رہروی اپنی

خزاں کا دَور ہو یا فصلِ گُل ہو، کوئی موسم ہو
نسیم اِک حال پہ رہتی ہے اب دیوانگی اپنی

نسیم سیفی

(خالد مئی ۱۹۵۳ء)

آسامیاں خالی ہیں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔

میڈیکل رجسٹرار 1
3804-258-6900-500 NPA

آئی رجسٹرار 1
3804-258-6900-500 NPA

کائنی میڈیکل آفیسر 1
3804-258-6900-500 NPA

ڈینٹل سرجن 2
3804-258-6900-500 NPA

لیبارٹری ٹیکنیشن 1
2080-66-3400

ڈسپنسر 1
2020-60-3220

خواہشمند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں بمع سرٹیفیکیٹس صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۹۵ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں پہنچا دیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ رحمت اللہ صاحب

دینی امور میں رازداری

غیرت ایمانی کے باب میں ایسی امثلہ پیش کی جا چکی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم دین میں فتنہ پیدا کرنے والے امور کو کسی صورت میں چھپاتے نہیں تھے۔ اور ان پر پردہ نہیں ڈالتے تھے بلکہ فتنہ انگیز باتوں کو خود بخود ظاہر کر دیتے تھے خواہ وہ ان کے عزیز سے عزیز کے مونہہ سے کیوں نہ نکلی ہوں۔ اور جس طرح ایسی باتوں کا اظہار اور ذمہ دار لوگوں تک ان کو پہنچانا ضروری ہے۔ اس طرح قومی ترقی کے لئے ایسی باتوں کو چھپانا بھی ضروری ہوتا ہے۔ جن کا اظہار دشمن کے لئے مفید ہو سکتا ہو۔ اور اس وجہ سے ان کا چھپانا ضروری ہو۔ اور یہ چیز بھی صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں نہایت نمایاں نظر آتی ہے۔ ذیل میں اس کی چند ایک مثالیں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) حضرت عبداللہؓ بن ارقم ایک نوجوان صحابی تھے۔ جو مراسلات تحریر کیا کرتے تھے پوشیدہ سے پوشیدہ مراسلات ان کی تحویل میں رہتے تھے۔ مگر وہ خود بھی کبھی ان کو کھول کر بلا ضرورت نہ پڑھتے تھے چہ جائیکہ کسی کو ان کے مضمون سے آگاہ کریں۔

(۲) حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ کے خادم تھے اور باوجودیکہ آپ کی عمر آٹھ دس سال تھی آپ حضور کے کاموں میں انتہائی رازداری سے کام لیتے تھے ایک دفعہ حضورؐ کی خدمت سے فارغ ہو کر گھر کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں بچے کھیل رہے تھے۔ آپ بھی بتقاضائے عمر کھیل دیکھنے میں مشغول ہو گئے۔ کہ اتنے میں آنحضرت ﷺ تشریف لائے۔ لڑکوں نے انہیں بتایا کہ حضور ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ حضور جب قریب پہنچے تو حضرت انسؓ کا ہاتھ پکڑ کر ان کو علیحدہ لے گئے۔ اور ان کے کان میں کچھ ارشاد فرمایا۔ جسے سن کر حضرت انسؓ وہاں سے چلے گئے۔ اور آنحضرت ﷺ آپ کے انتظار میں وہیں تشریف فرما رہے۔ حضرت انس فارغ ہو کر واپس آئے۔ اور حضور کو جواب سے آگاہ فرمایا جسے سن کر حضور ﷺ واپس تشریف لے گئے۔ اور حضرت انس گھر چلے گئے۔ اور اس غیر معمولی کام کی وجہ سے چونکہ گھر واپس آنے میں معمول سے تاخیر ہو گئی تھی۔ والدہ نے تاخیر کی وجہ پوچھی تو حضرت انس نے کہا۔ کہ آنحضرت ﷺ نے ایک کام پر بھیجا تھا۔ اس لئے دیر ہو گئی۔ اور چونکہ ابھی بچے تھے۔ والدہ نے اس خیال سے کہ کہیں یہ بہانہ ہی نہ ہو کہا کہ کس کام پر بھیجا تھا۔ حضرت انس نے جواب دیا کہ وہ ایک خفیہ بات تھی۔ جو افسوس ہے۔ کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتا۔ والدہ کی سعادت دیکھئے کہ انہوں نے نہ صرف یہ کہ خود دریافت کرنے پر اصرار نہیں کیا۔ بلکہ تاکید کی کہ کسی اور سے بھی اس کا ذکر ہرگز نہ کرنا۔

(۳) غزوہ قرنظہ کے موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے یہودیوں کا محاصرہ کیا تو یہودیوں نے حضرت ابو لبابہؓ کو قلعہ میں بلوایا۔ کہ آپ سے مشورہ کر کے اپنے مستقبل کے متعلق کوئی فیصلہ کریں کیونکہ ان کے خاندان سے پرانے حلیفانہ تعلقات کی بناء پر انہیں حضرت ابو لبابہؓ پر اعتماد تھا۔ اور خیال تھا۔ کہ وہ ضرور ہماری بہتری کی کوئی بات کریں گے۔ حضرت ابو لبابہ قلعہ میں پہنچے۔ تو یہود ان کے جذبہ رحم کو اپیل کرنے کے لئے اپنے بیوی بچوں کو جو رو پیٹ رہے تھے۔ ان کے سامنے لے آئے۔ حضرت ابو لبابہؓ نے ان کو مشورہ دیا۔ کہ آنحضرت ﷺ کے منشاء کے مطابق چلو اس میں تمہاری بہتری ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے گلے کی طرف اشارہ کر کے انہیں یہ بات سمجھائی۔ کہ اگر ایسا نہ کرو گے تو قتل کر دیئے جاؤ گے۔ یہ اشارہ انہوں نے یہود کے سنگین جرائم اور مسلمانوں کے ساتھ جنگ کے دوران میں عہد شکنی کی وجہ سے اپنے اجتہاد سے کیا۔ کیونکہ وہ یہی خیال کرتے تھے۔ کہ ایسے جرائم کی سزا قتل ہی ہے۔ کرنے کو تو اشارہ کر گئے۔ لیکن واپسی پر جب یہ خیال آیا۔ کہ میرا یہ اشارہ رازداری کے منافی ہے اور اس طرح اشارہ کر کے میں خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ ایک گونہ خیانت کا مرتکب ہوا ہوں۔ تو گھبرا گئے۔ اور سوچنے لگے کہ مجھے اس کی تلافی کی کوئی صورت کرنی چاہئے۔ اور اپنے خیال سے ہی تلافی کی یہ صورت ان کے ذہن میں آئی۔ کہ سیدھے مسجد نبوی میں پہنچے اور ایک موٹی زنجیر لے کر مسجد کے ستون کے ساتھ اپنے آپ کو باندھ دیا۔ اور کہا کہ جب تک اللہ تعالیٰ کے حضور میری توبہ قبول نہ ہو گی اور میرا گناہ معاف نہ ہو گا۔ اسی طرح بندھا رہوں گا۔ سات آٹھ روز اسی طرح بندھے رہے۔ صرف نماز اور حوائج بشری سے فراغت کے لئے آزاد ہوتے اور فارغ ہوتے ہی ان کے حکم کے ماتحت ان کی لڑکی پھر اسی طرح باندھ دیتی۔ غم کی وجہ سے کھانا پینا بالکل چھوٹ گیا۔ مسلسل فاقہ کشی اور اذیت برداشت کرنے کی وجہ سے صحت پر بہت برا اثر پڑا۔ کان بہرے ہو گئے اور بینائی میں بھی فرق آ گیا۔ کئی بار بے ہوش ہو ہو کر گرتے۔ مگر جان کی انہیں کوئی پروا نہ تھی صرف یہ خیال تھا کہ کسی طرح گناہ کی تلافی ہو جائے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کی توبہ قبول فرمائی۔ آنحضرت ﷺ نے اس کا اعلان کیا۔ تو صحابہ کھولنے آئے۔ مگر آپ نے فرمایا آنحضرت ﷺ جب تک خود نہ کھولیں گے۔ میں بدستور بندھا رہوں گا خواہ جان کیوں نہ چلی جائے۔ آنحضرت ﷺ خود تشریف لائے۔ اور اپنے دست مبارک سے ان کو آزاد کیا۔ اس پر اس قدر خوش ہوئے۔ کہ کہا اب تمام گھر بار چھوڑ کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر رہوں گا۔ اور کل مال صدقہ کرتا ہوں۔ مگر آنحضرت ﷺ نے صرف ایک ثلث کی اجازت دی۔

رازداری کے احساس کے علاوہ اس واقعہ میں ان لوگوں کے لئے بھی ایک سبق ہے جو نہ صرف خود کسی جرم کا ارتکاب کرنے کے بعد اس کی سزا سے محفوظ رہنے کے لئے طرح طرح کے بہانے کرتے اور اپنی غلطی کو تاویلات کے ذریعہ درست ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ دوسروں کے جرائم پر بھی پردہ ڈالنے کی جائز و ناجائز سعی کرتے ہیں۔

(۴) فتح مکہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے ساتھ صحابہ کو بنو ملوح کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ جن میں ایک نوجوان حضرت غالب بن عبداللہ تھے۔ ایک مقام پر پہنچ کر افسر جیش نے ان کو دشمن کی نقل و حرکت اور حالات کی تحقیق کے لئے آگے بھیجا۔ یہ ان کی آبادی کے قریب پہنچ کر ایک بلند ٹیلہ پر چڑھ کر منہ کے بل لیٹ گئے اور دشمن کی حرکات کا جائزہ لینے لگے۔ اتنے میں ایک شخص جس کا مکان ٹیلہ کے قریب تھا۔ گھر سے نکلا۔ اس کی بیوی اس کے ساتھ تھی۔ اس نے یونہی جو اوپر دھیان کیا۔ تو آپ کا سایہ نظر آیا۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ ٹیلہ پر مجھے سایہ نظر آتا ہے۔ شائد کوئی آدمی ہے یا ممکن ہے کوئی کتا وغیرہ ہو۔ جو ہمارے ہاں سے کوئی کھانے پینے کی چیز یا برتن وغیرہ اٹھا کر اوپر جا بیٹھا ہو۔ ذرا گھر میں دیکھو تو سہی کہ کتا کوئی چیز یا برتن وغیرہ تو نہیں لے گیا۔ بیوی نے سب کچھ دیکھ بھال کر اطمینان دلایا کہ سب چیزیں محفوظ ہیں۔ اس پر اسے یقین ہو گیا۔ کہ ضرور کوئی آدمی ہے۔ اور بیوی سے کہہ کر تیر کمان منگوایا۔ اور آپ پر دو تیر چلائے۔ جن میں سے ایک تو آپ کے پہلو میں لگا۔ اور دوسرا کندھے میں مگر آفرین ہے اس جوان ہمت پر کہ دو تیر لگے۔ اور جسم کے نازک حصوں میں پیوست ہو گئے۔ لیکن اس قدر زخم کھانے کے باوجود کوئی حرکت کرنا تو درکنار مونہہ سے اف تک نہ کی۔ کہ مبادا اسے علم ہو جائے اور اس طرح مسلمانوں کا راز افشا ہو کر انہیں کوئی نقصان پہنچے یہ دیکھ کر اس نے خیال کیا کہ یہ محض واہمہ ہے۔ ورنہ یہ کس طرح ممکن تھا کہ کوئی آدمی ہوتا تو اس طرح دو تیر لگنے پر جنبش تک نہ کرتا چنانچہ وہ مطمئن ہو کر وہاں سے واپس چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد آپ نے تیر کھینچ کر باہر نکالے۔

(۵) آنحضرت ﷺ نے منافقین کے نام حضرت حذیفہؓ کو بتا دیئے تھے۔ اور اس وجہ سے ان کا لقب ہی سر رسول اللہ " پڑ گیا تھا۔ چونکہ اس راز کے افشاء کی آنحضرت ﷺ نے آپ کو اجازت نہ دی تھی۔ اس لئے آپؓ نے کبھی ان ناموں کو ظاہر نہیں کیا۔ ایک بار حضرت عمرؓ نے ان سے دریافت کیا۔ کہ میرے عمال میں کوئی منافق ہو تو بتائیے۔ کہ میں ان کے ضرر سے اسلام کو بچانے کا انتظام کر سکوں مگر آپ نے جواب دیا کہ ایک ہے تو سہی مگر افسوس ہے کہ میں اس کا نام نہیں بتا سکتا کہ اس طرح آنحضرت ﷺ کے راز کے افشا کا مجرم ہوں گا۔

(۶) آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکر جب بہ ارادہ ہجرت مکہ سے نکلے۔ تو حضرت ابوبکر نے اپنے نوجوان فرزند حضرت عبداللہ کو ہدایت کی کہ قریش کی نقل و حرکت کا اچھی طرح خیال رکھیں۔ اور روزانہ شام کے بعد غار ثور میں پہنچ کر اطلاع دیا کریں۔ چنانچہ آپ اس حکم کی تعمیل نہایت رازداری سے کرتے رہے۔ شام کا اندھیرا ہوتے ہی غار ثور میں پہنچ جاتے۔ اور رات وہیں ٹھہر کر سفیدی صبح نمودار ہونے سے قبل واپس جاتے۔ اسی طرح حضرت ابوبکر کے خادم عامر بن فہیرہ کے سپرد یہ کام تھا۔ کہ دن بھر بکریاں چرائیں اور رات کو دودھ وہاں پہنچایا کریں۔ چنانچہ وہ بھی اس کی تعمیل اس احتیاط کے ساتھ کرتے رہے۔ کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ تین رات تک برابر یہ انتظام رہا۔ مگر اس قدر رازداری کے ساتھ کہ قریش کو جو آنحضرت ﷺ کی تلاش میں دیوانہ وار دشت و جبل کی خاک چھان رہے تھے مطلقاً خبر نہ ہوئی۔

(ماخوذ از "..... نوجوانوں کے سنہری کارنامے"
ص 108 تا 113)

ارشادات حضرت بانی
سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہوگی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو' ورنہ ادھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی برے خیالات اور حالات رہے تو اس سے کیا فائدہ؟ یقیناً مان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے۔ اگر یہ نہیں ہے تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان ان سب گناہوں سے بچ سکے جو کہ اسے مصری پر چیونٹیوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں۔ مگر خوف ہی ایک ایسی شئے ہے کہ حیوانات کو بھی جب ہو تو وہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتے۔ مثلاً بلّی جو کہ دودھ کی بڑی حریص ہے۔ جب اسے معلوم ہو کہ اس کے نزدیک جانے سے سزا ملتی ہے پرندوں کو جب علم ہو کہ اگر یہ دانہ کھایا تو جال میں پھنسے اور موت آئی' تو وہ اس دودھ اور دانہ کے نزدیک نہیں پھٹکتے۔ اس کی وجہ صرف خوف ہے۔ پس جبکہ لاعقل حیوان بھی خوف کے ہوتے ہوئے پرہیز کرتے ہیں تو انسان جو عقلمند ہے' اسے کس قدر خوف اور پرہیز کرنا چاہئے۔ یہ امر بہت ہی بدیہی ہے کہ جس موقعہ پر انسان کو خوف پیدا ہوتا ہے اس موقعہ پر وہ جرم کی جرات ہرگز نہیں کرتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم انور اقبال سیفی صاحب کراچی سے تحریر فرماتے ہیں:

تعلیم کی غرض سے میں انگلستان گیا تو باقاعدگی سے والدین کے خطوط ملتے رہے۔ خطوط تو اور بھی بہت آتے تھے۔ لیکن خاص طور پر والدین کے خطوط کا ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان کے ہر خط میں گھر کے حالات کے علاوہ بہت سی ایسی باتیں ہوتی ہیں جو تربیتی رنگ رکھتی ہیں۔ انہی باتوں کا سہارا لیتے ہوئے انسان تربیت پاتے ہوئے اپنی زندگی کو بہتر رنگ میں سنوار سکتا ہے۔ گھر سے دوری میں یہ خط راہ راست پر رکھنے کے لئے انتہائی مفید بن سکتے ہیں۔ ماں باپ اپنی زندگی کے تجربات کو سامنے رکھتے ہوئے بات کرتے ہیں تو صرف اس مقصد کے لئے کہ ان کی اولاد بھی ان باتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زندگی بہتر رنگ میں گزارے۔ یہی نیک مقصد ہوتا ہے جو وہ پیش کرتے ہیں۔ والدین کی زندگی ہنسی خوشی اچھے طریق پر گزری ہو تو ان کی زندگیوں کو نمونہ کے طور پر سامنے رکھتے ہوئے اولاد فائدہ اٹھا سکتی ہے۔

تعلیم اور شادی کے بعد میں جاب کے سلسلہ میں کراچی منتقل ہو گیا۔ گھر لیا اور رہنا شروع کر دیا۔ اس طرح شادی شدہ زندگی کی ابتدا ہوئی۔ خطوں کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا۔ اور اللہ کے فضل سے چل رہا ہے۔ والدین کی طرف سے اچھی بات کی تلقین اور نصائح زندگی میں واقعی بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بنی نوع انسان کے لئے ایک نمونہ ہے۔ ان کی زندگی کے بعد والدین ہی ہیں جن کی زندگی سے انسان اور خاص طور پر اولاد پوری طرح واقف ہو سکتی ہے۔ اگر ان کا رہن سہن اور گھر کا ماحول اچھا ہے۔ تو اثر اچھا ہو گا۔ میرے سامنے اپنے والدین کی زندگی اچھے رنگ میں پیش ہوئی ہے۔ انہوں نے اللہ کے فضل سے خوشیوں سے بھرپور زندگی گزاری اور گزار رہے ہیں۔ آج جو نصائح وہ ہمیں لکھتے ہیں۔ مثلاً حقیقی خوشیوں سے بھرپور زندگی گزاریں' ایک دوسرے کا خیال رکھیں' ایک دوسرے کی خامیوں کو نظرانداز کریں بلکہ یہ خامیاں محبت میں اضافہ کریں اور احترام میں بھی۔ دوسرے کو اپنے پر مقدم رکھیں۔ ان نصائح پر عمل کرنے سے واقعی میں سمجھتا ہوں کہ میں اپنی زندگی بہتر رنگ میں گزار سکتا ہوں۔ یہ نصائح ان کے خطوں میں پڑھ کر میں کہیں بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کیا بات وہ خود تو اس پر عمل نہیں کرتے۔ نہیں نہیں ہرگز ایسا نہیں۔ ہم بچپن میں سے ان کو ان تمام باتوں پر عمل کرتے دیکھ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج میں اپنے گھر میں ان باتوں پر عمل کرنے کو تیار ہوں۔ اس کے برعکس بہت سے گھر ایسے ہیں جہاں میاں بیوی کے تعلقات اتنے اچھے نہیں جتنے ہونے چاہئیں۔ کھچاؤ ہے۔ بد زبانی ہے' گستاخی ہے اور بعض جگہوں پر اس سے بھی بڑھ کر افسوس کہ بعض گھروں میں یہ میاں بیوی کا کھچاؤ نسل در نسل چل رہا ہوتا ہے۔ کیا انہوں نے کبھی یہ سوچا ہے کہ وہ گھر بیٹھ کر اپنی اولاد کو کیا دے رہے ہیں۔ کیا ان کی تربیت کے لئے یہ باتیں اچھی ہیں۔ بچوں کو صرف پیار ہی دینا کافی ہے۔ لیکن تربیت بھی تو انہیں کا فرض ہے۔ ایسے والدین یہ کیوں نہیں سوچتے کہ ان کے بچے بری بات سیکھ رہے ہیں۔ بچے کو پال پوس کر بڑا کرنا ہی صرف والدین کا فرض نہیں۔ تربیت کرنا اولین فرض ہے۔ اس کام کے لئے وہ اپنا نمونہ پیش کریں۔ اپنے آپس کے تعلقات کو بہتر بنائیں پیار اور محبت کی فضا پیدا کریں اور ذرا ان تمام نصائح پر عمل تو کرنے کی کوشش کریں جن کا میں ذکر کر چکا ہوں اور جن کا ذکر میرے والدین نے اپنے خطوں میں مجھ سے کیا۔ اولاد نے بھی تو آخر اپنی زندگیاں گزارنی ہیں۔ اور ہر والدین کی یہ خواہش ہو گی کہ وہ ہنسی خوشی اپنے گھر میں رہیں اور اچھی زندگی گزاریں۔ لیکن کیا یہ کہہ دینے سے یہ کام ہو جائے گا۔ نہیں اپنا نمونہ پیش کرنا ہو گا۔ اور بہر حال اچھا نمونہ۔ اور پھر دعا بھی کریں۔ جہاں وہ باقی سب کے لئے دعا کرتے ہیں۔ وہاں وہ اپنے حالات کی درستگی کے لئے بھی دعا کریں۔ تو حالات ضرور بدلیں گے۔ آخر وہ خود ہی تو اپنے تعلقات (میاں بیوی کے) خراب اور ناخوشگوار بنانے کے ذمہ دار ہیں۔

یہ رشتہ پیار اور محبت کا ہے۔ اس میں مضبوطی پیدا کرنی چاہئے اور ہر ایک کو چاہئے کہ مثال بن جائے۔ صرف اپنی کوشش اور دعاؤں سے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اچھی باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے (آمین)

مکرم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد پرواززی صاحب سویڈن سے لکھتے ہیں

قبلہ محترم سیفی صاحب!

"میرا خاندان" کے عنوان سے میرا جو نوٹ شائع ہوا ہے اس میں ایک نہایت افسوسناک فرو گزاشت مجھ سے سرزد ہوئی ہے۔ حضرت قبلہ مولوی غلام نبی صاحب مصری ہمارے بڑے پھوپھا تھے ان کا ذکر' نہیں ہوا۔ میں نے غلطی یہ کی کہ اس مضمون کی نقل نہیں رکھی' اس سے یہ تو اندازہ ہو سکتا کہ یہ فرو گزاشت مجھ سے ہوئی ہے یا آپ کے کمپیوٹر والے سے بہرحال یہ خط اس لئے لکھ رہا ہوں کہ ازراہ بندہ پروری یہ خط شائع فرما دیجئے۔ ہمارے خاندان کا ذکر ان کے بغیر کسی صورت میں مکمل نہیں ہو سکتا۔ ان کی ذات ہم سب کے لئے مشعل راہ اور قابل تقلید و فخر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فرو گزاشت کو معاف فرمائے۔

حضرت مصری صاحب کے ہزارہا شاگرد جماعت میں موجود ہیں' ان کی بزرگی' ان کے تبحر اور حضرت امام جماعت اول کے ساتھ ان کی وابستگی تو ہماری جماعت کی تاریخ کا حصہ ہے۔

انور ندیم علوی ایڈووکیٹ

میرا خاندان

والد محترم چوہدری غلام نبی علوی قریباً 1907ء میں "علوی محلہ" پنڈ پھچواں تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور انڈیا میں پیدا ہوئے۔ یہاں کی زرعی اراضی دریا برد ہونے کی وجہ سے بعد میں چک نمبر 1-L ۔ 30/14 ضلع ساہیوال میں آکر آباد ہو گئے۔

والد محترم اور مکرم چچا جان عطا محمد علوی نے 1932ء میں احمدیت قبول کی چچا مکرم محمد عبداللہ علوی اور چچا مکرم علاء الدین علوی بعد میں والد صاحب کی کوشش سے احمدیت میں داخل ہوئے۔

بڑے بھائی مکرم شریف احمد علوی خاندان کے پہلے واقف زندگی ہیں بی۔ اے کرنے کے بعد جامعہ میں داخل ہوئے۔ شاہد کرنے کے بعد مختلف مقامات پر بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

چچا زاد بھائی مکرم ظفر اللہ علوی سکھر بیت الحمد میں رضاکارانہ ڈیوٹی دیتے ہوئے مکرم نانا احمد قریشی و دیگر احباب کے ساتھ اسیر راہ مولا ہوئے۔ مکرم شریف احمد علوی مربی سلسلہ بھی لودھراں بیت الحمد کیس میں اسیر راہ مولا رہے۔

چچا زاد بھائی مکرم نصیر احمد علوی 1990ء میں احمدیت پر قربان ہوئے بھائی مکرم عبداللطیف علوی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول اصغر آباد ضلع نواب شاہ پہلے قائد خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ رہے۔ اس وقت زعیم انصار اللہ ضلع اور نائب امیر ضلع نواب شاہ کے طور پر خدمت کی سعادت پا رہے ہیں۔

خاکسار (انور ندیم علوی) نے مجموعی طور پر قریباً (۸) سال قائد خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اس دوران قیادت ضلع نواب شاہ پاکستان بھر میں مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے ۱۹۸۲ء در

باقی صفحہ 5 پر

املانامہ

تنوین

گوپی چند نارنگ اپنی کتاب املانامہ میں تنوین کے عنوان سے کہتے ہیں:۔

اردو میں عربی کے ایسے کئی الفاظ استعمال ہوتے ہیں جن پر دو زبر آتے ہیں۔ جیسے فوراً۔ عموماً۔ خصوصاً وقتاً فوقتاً اتفاقاً۔ تنوین اردو املا کا حصہ بن چکی ہے۔ اس لئے اسے بدلنا مناسب نہیں۔ چنانچہ فوراً کو فورن لکھنے کی سفارش نہیں کی جا سکتی۔ اس کو فوراً لکھنا ہی صحیح ہے۔ البتہ وہ لفظ تصفیہ طلب ہیں جن کے آخر میں ت آئی ہے۔ ایسے لفظوں کے بارے میں عربی املاء' کا اصول یہ ہے کہ اگر ت کسی لفظ کے مادے میں شامل ہے تو تنوین کی صورت میں اس پر الف کا اضافہ کر کے تنوین لگائی جاتی ہے جیسے وقتاً فوقتاً لیکن اگر ت مادے میں شامل نہیں تو تائے مدوّرہ ۃ کی صورت میں لکھی جاتی ہے۔ اور اس پر دو زبر لگا دئے جاتے ہیں۔ جیسے عادتاً اس صورت میں الف کا اضافہ نہیں کیا جاتا اور تنوین تائے مدوّرہ پر لگائی جاتی ہے۔ اردو املاء میں عام طور پر سے اس فرق کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ اور تنوین ایسے تمام الفاظ میں الف کا اضافہ کر کے لگائی جاتی ہے۔

اس ضمن میں ہمیں ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کے اس اصول کو تسلیم کر لینا چاہئے۔ "عربی کی ۃ کو اردو میں ہمیشہ ت لکھنا چاہئے" چنانچہ اردو میں تنوین کے لئے ت والے لفظوں کے بارے میں قاعدہ یہ ہوا کہ سب لفظوں کے آخر میں الف کا اضافہ کر کے تنوین لکھی جائے۔ مثلاً نسبتاً۔ مروتاً۔ عادتاً۔ ضرورتاً۔ ارادتاً۔ فطرتاً۔ شکایتاً۔ کلیتاً۔ قدرتاً۔ حقیقتاً۔۔ حکایتاً۔ طبیعتاً۔ وقتاً۔ شرعتاً۔ طاقتاً۔ اشارتاً۔ مصلحتاً۔ حقارتاً۔ وراثتاً صراحتاً۔ عقیدتاً۔ وضاحتاً۔ شرارتاً۔ کنایتاً۔

گوپی چند نارنگ اردو کے ایک مستند ادیب اور عالم صوتیات سمجھے جاتے ہیں وہ کہتے ہیں "جب ہائے خفی والے الفاظ (پردہ' عرصہ' جلوہ' قصہ) محرف ہوتے ہیں تو تلفظ میں آخری آواز ے ادا ہوتی ہے۔ املاء میں بھی تلفظ کی پیروی ضروری ہے۔ چنانچہ ایسے تمام الفاظ کی محرف شکلوں میں ے لکھنی چاہئے۔ بندے (کا) پردے (پر) عرصے (سے) جلوے (کی) مے خانے (تک) افسانے (میں) غصے (میں) مدرسے (سے) مرثیے (کے)۔

○ "والدین کو چاہئے کہ ان (واقفین نو) بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں"۔

○ "بچپن سے ایسے بچوں یعنی (واقفین نو) کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

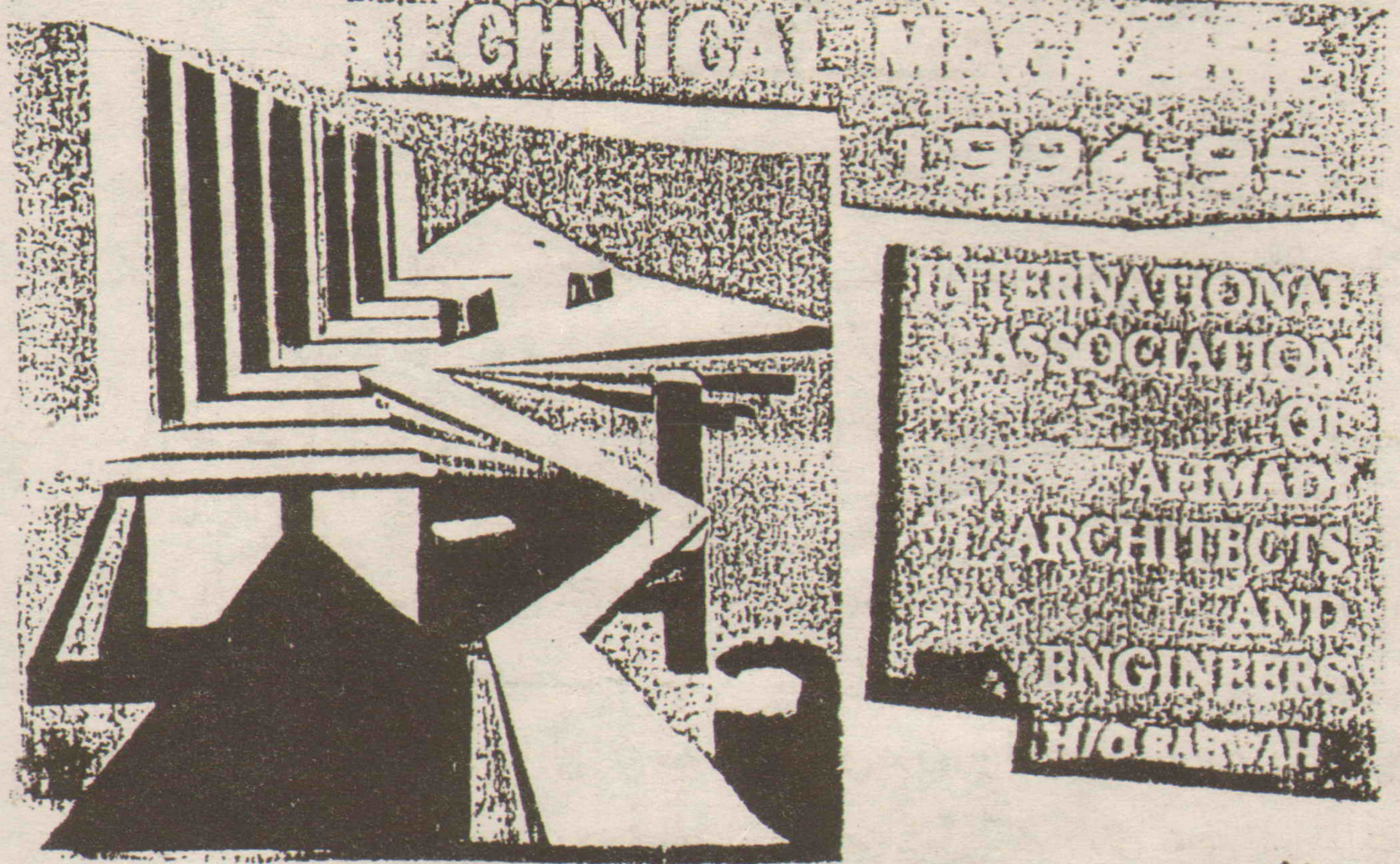

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز جس کا صدر مقام ربوہ میں ہے اور جس کے سرپرست مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب اور چیئرمین مکرم قریشی افتخار علی صاحب ہیں نے ۱۹۹۴ء - ۱۹۹۵ء کا ٹیکنیکل میگزین شائع کیا ہے۔ میگزین خدا کے فضل سے نہایت دیدہ زیب ہے۔ آرٹ پیپر پر شائع ہونے کے علاوہ اس کا مضبوط ٹائٹل دیکھنے کے لائق ہے۔ حسب دستور اس میگزین میں خاصے اہم موضوعات پر مضامین شامل ہیں۔

سب سے پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ایک خطاب کا ایک پیراگراف مشعل راہ کے طور پر دیا گیا ہے۔ جس میں حضرت صاحب کی دعائیں بھی شامل ہیں۔ اس مجلّہ کی کمیٹی کے صدر محمود مجیب اصغر نے پیش لفظ تحریر فرمایا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ یہ ایسے میگزینوں کا پانچواں نمبر ہے اور اس کی اشاعت کی غرض یہ ہے کہ ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد کو حتی المقدور آگے بڑھایا جائے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس ایسوسی ایشن نے اپنی شاخیں پاکستان میں اسلام آباد، کراچی، لاہور، پشاور، کوئٹہ، ملتان، مظفر گڑھ، بہاولپور، حیدر آباد، راولپنڈی، واہ، ٹیکسلا، سرگودھا اور فیصل آباد میں قائم کی ہوئی ہیں اسی طرح اس کے علاقائی چیپٹر یورپ کینیڈا۔ آسٹریلیا انڈونیشیا، ہندوستان، امریکہ اور ماریشس میں قائم ہیں۔ اگرچہ ان کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان میں سے بعض ابھی نہایت ابتدائی حالت میں ہیں۔

محمود مجیب اصغر کہتے ہیں کہ علم عقل ہی کو کہتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل ہے۔ اسی لئے اس کی جستجو اور اس کے حصول کو مذہبی طور پر خواتین اور مردوں پر لازمی قرار دے دیا گیا ہے اور ہم سے یہ کہا گیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ وہ ہمارا علم بڑھائے۔ آپ کہتے ہیں کہ ۱۹۹۴ء اور ۱۹۹۵ء کا ٹیکنیکل میگزین خدا کے فضل علم اور فہم میں اضافہ کرے گا۔

پیش لفظ کے بعد چیئرمین صاحب کی سالانہ رپورٹ برائے سال ۱۹۹۴ء درج کی گئی ہے اور اسی طرح ربوہ میں جو اس کی سالانہ کنونشن ہوئی تھی اس کی رپورٹ بھی پیش کی گئی ہے۔ یہ رپورٹ انجینئر نوید اطہر شیخ نے پیش کی ہے اور وہی اسی سالانہ کنونشن کے کنوینر تھے۔ اس رپورٹ میں نہایت خوبصورت اور اہم تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں۔ محمود مجیب اصغر کا ایک مضمون مسجد نبوی کی تعمیر توسیع سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مضمون میں ڈایاگرام بھی شامل کی گئی ہیں۔ مرزا مقصود احمد صاحب نے قرآن کریم اور انجینئرنگ کے رویے (trends) کے موضوع پر ایک مضمون تحریر کیا ہے۔ منیر احمد فرخ ہمالیہ پر مضمون لکھتے ہیں جو ہمالیہ ہی کی طرح امید ہے کہ دلچسپی کا باعث ہوگا۔ اس میں چوٹیوں کے نام بھی دیئے ہوئے ہیں اور ان کی بلندی بھی اور اس کے ساتھ ہی ان قوموں کا ذکر ہے جن کے افراد نے انہیں سر کیا۔ اور سر کرنے کی تاریخیں بھی درج ہیں۔ مکرم وسیم احمد خلیل نے جاپان کی کامیابی کا راز اور اس کے مقابلے میں پاکستان کی حیثیت پر ایک مضمون شامل اشاعت کروایا ہے۔ گھروں میں بھی آج کل پانی کی بڑی دقت ہے اور یقیناً فصلوں کے لئے بھی دقت ہو گی۔ یہ بات تو ہم نے ضمنی کہی ہے مضمون کا عنوان ہے کہ پاکستان کے لئے پانی کے منبع اور ان کا فروغ اور مضمون تحریر کرنے والے ہیں عطاالرحمان اس میں پاکستان کے دریاؤں کا نقشہ دیا گیا ہے اور مختلف ٹیبل دے کے فصلوں کے ساتھ پانی کی ضرورت کو منسلک کیا گیا ہے۔ جن علاقوں میں ریت زیادہ ہے بلکہ ٹیلوں کی صورت میں ہے وہاں پر سڑکیں کس طرح بنائی جاتی ہیں اس موضوع پر ابراہیم نصراللہ درانی کا ایک مضمون ہے۔ یقیناً یہ مضمون خاصا دلچسپ ہو گا۔ اور شائد اس سے بھی زیادہ دلچسپ مضمون منیر احمد صاحب کا ہے جس کا عنوان ہے۔ سورج کے راز۔ اور اس کے بعد آفتاب احمد اور مرزا محمد مجتبیٰ نے ڈیجیٹل ٹیلیفون کے متعلق ایک مضمون پیش کیا ہے اس میں بھی ڈایاگرامز دی گئی ہیں۔ آخیر پر انجینئرنگ اور ٹیکنیکل کے متعلق تصاویر اور خبریں شائع کی گئی ہیں۔ جلسہ سالانہ پر جس طرح مختلف زبانوں میں ترجمانی کی جاتی ہے اس کا ۱۹۸۰ء سے لے کر ۱۹۹۴ء تک شامل اشاعت لیا لیا ہے۔

جو دوست گزشتہ دنوں اللہ کو پیارے ہو گئے ان کی تصاویر اور مختصر سوانح بھی شامل اشاعت ہیں۔ بیت الرحمان کے متعلق حقائق پیش کئے گئے ہیں وہ دراصل امریکہ کے سوونیئر ۱۹۹۴ء سے ماخوذ ہیں۔

ہمارے لئے تو یہ شمارہ محض دلچسپی کا باعث ہے لیکن ہمیں یقین ہے کہ آرکیٹکٹس اور انجینئروں کے لئے یہ بہت ازدیاد علم کا باعث ہو گا۔ ہم محترم افتخار علی صاحب اور ان کی ایسوسی ایشن کو مبارک باد پیش کرتے ہیں اور تہہ دل سے ان کی ایسوسی ایشن کے فروغ کے لئے دعاگو ہیں۔

(ع س)

جناب ایم ایم احمد اور کمیٔ قدرِ زر

"بحوالہ مکتوب از جناب یوسف ایچ شیرازی، بعنوان "کمی قدر زر، نقصان دہ علاج" (فرنٹیئر پوسٹ شمارہ ۱۹۔ فروری ۱۹۹۵ء)۔ اگرچہ خط کے بیشتر مندرجات، ہر آن بڑھنے والی کمی قدر زر، بحالات موجودہ، ہر روز منڈی کی معیشت یعنی طلب و رسد کے تابع بڑھنے / گھٹنے والی شرح تبادلہ کے بارہ میں راقم، فاضل نامہ نگار سے عمومی اتفاق کرتا ہے لیکن جب انہوں نے یہ کہا کہ "پاکستان میں پہلی بار ہماری کرنسی کی شرح تبادلہ میں زبردست کمی یعنی ۱۵۱ فیصد اس وقت کی گئی جب جناب ایم ایم احمد، پاکستان پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین تھے اور ان کے دور میں ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کے افسروں کی ایک جماعت پاکستان آئی جس کے (دباؤ) کے نتیجہ میں 51%! کے بڑے پیمانے پر پاکستانی کرنسی کی شرح مبادلہ میں کمی کر دی گئی۔" معلوم ہوتا ہے اس جگہ فاضل مکتوب نگار کو کچھ غلطی سی لگ گئی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک جناب ایم۔ ایم۔ احمد کو صدر ایوب خاں اور صدر یحیٰی خاں کے ادوار حکومت میں فیصلہ کن حیثیت حاصل رہی۔ ملکی کرنسی بھی مستحکم رہی اور قدر زر میں قطعاً کمی نہیں کی گئی۔ حالانکہ ہر دو صدور کے دور حکومت میں بھی قرضہ دینے والے اداروں نے اس حوالہ سے بہت دباؤ ڈالا لیکن پاکستان دباؤ میں نہ آیا اور اپنی کرنسی میں کمی نہ کی۔ صدر یحیٰی خاں کے دور میں بجٹ جناب ایم۔ ایم احمد نے ہی تیار کر کے ریڈیو / ٹی وی سے پیش کئے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک صدر ایوب اور صدر یحیٰی خان کو ایم ایم احمد جیسے بے لوث، مخلص ماہرین مالیات کی راہنمائی حاصل رہی آج آپ ذرا اس کا تصور کریں کہ، اشیائے صرف کی قیمتیں، پاکستان کے دونوں مغربی اور مشرقی حصوں میں ہر جگہ یہ قیمتیں یکساں اور مستحکم رہیں۔

دراصل ہماری کرنسی میں یہ زبردست کمی (۱۵۱%) جس نے ہمارے ملک کی معیشت کو ایسا زبردست دھچکا لگایا کہ آج تک سنبھل نہیں پائی۔ یہ کمی قدر زر، جناب زیڈ اے بھٹو کی عوامی حکومت کے دور میں کی گئی تھی۔ اور اس پر مزید یہ غلطی کی کہ بنیادی صنعتوں کو قومی تحویل میں لے لیا گیا جس سے مہنگائی کا ایسا طوفان آیا کہ غریب آدمی کی زندگی اجیرن ہو گئی۔ یہ سب کچھ ایک ایسی حکومت کے دور میں ہوا کہ اس وقت جناب ایم ایم احمد بااختیار عہدہ پر فائز نہیں تھے۔ حقائق کو حقائق کے طور پر تسلیم کرنا چاہئے۔

ایم۔ ایس۔ خالد۔ لاہور"

(روزنامہ فرنٹیئر پوسٹ ۱۶۔ مارچ ۱۹۹۵ء)

انہیں مندرجات کا خط بعنوان "ڈیویلیوایشن آف پاک روپی" پاکستان ٹائمز لاہور / اسلام آباد میں ۱۵۔ مارچ ۹۵ء کے شمارہ میں شائع ہوا۔

بقیہ صفحہ 4

۱۹۸۳ء میں علی الترتیب دوم اور سوم رہی۔ نیز تین سال خاکسار نے امیر ضلع نواب شاہ و امیر جماعت احمدیہ نواب شاہ شہر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔

تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی شبینہ دعاؤں میں علوی خاندان کو یاد رکھیں۔

ایک اچھی بات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دیا کرو۔

توبہ کے درخت بولو تا تم اس کے پھل کھاؤ توبہ کا درخت بھی بالکل ایک باغ کے درخت کی مانند ہے جو جو حفاظتیں اور خدمات اس باغ کے لئے جسمانی طور سے ہیں وہی اس توبہ کے درخت کے واسطے روحانی طور پر ہیں۔ پس اگر توبہ کے درخت کے پھل کھانا چاہو تو اس کے متعلق قوانین اور شرائط کو پورا کرو ورنہ بے فائدہ ہو گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مذہب کے استحصال کے خلاف شیخ الازہر کا بیان

مصر کی یونیورسٹی الازہر کے گرینڈ شیخ نے گذشتہ روز ایک انٹرویو میں کہا کہ اسلامی پارٹیوں کی تشکیل کر کے مذہب کا استحصال نہیں کرنا چاہئے انہوں نے مزید کہا کہ مسلم آبادی میں جو شخص ان میں سے کسی اسلامک پارٹی میں شامل نہ ہو گا اسے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کیا اسے غیر اسلامی کہا جائے گا۔ (یعنی غیر مسلم) شیخ گاتل حق علی گاتل حق نے عرب ہفتہ وار اخبار المسلمین کو انٹرویو دیتے ہوئے یہ باتیں کہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس فضا میں ہم رہتے ہیں اس میں مذہب کا استحصال نہیں ہونا چاہئے۔ مسلم انتہا پرست جو اسلامی ممالک میں حکومتوں کو کافر کہتے ہیں اور وہ اس لئے انہوں نے شراب کی فروخت کی اجازت دے رکھی ہے اور ایسی ہی دیگر باتوں کی جنہیں اسلام منع کرتا ہے وہ غلط ہیں اور انہیں اس بات سے گریز کرنا چاہئے۔ آپ نے مزید کہا ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ انسانی معاشرے میں فرشتے رہتے ہیں۔ ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ برائی پر نیکی کو غالب کریں۔ اور ایسا وعظ و نصیحت کے ساتھ کرنا چاہئے نہ حکومتوں کو کافرانہ حکومتیں کہہ کر۔ مسلمانوں کے لئے یہ بات درست نہیں ہے کہ وہ اپنے حاکموں کی پالیسیوں کو تبدیل کرنے کی کوشش کریں سوائے اس کے کہ ان کے متعلق انہیں مشورہ دیا جائے۔ اگر کوئی حاکم پبلک کے مفاد کی حفاظت نہیں کر رہا تو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے اور معاملہ فہمی کے بعد اسے مشورہ دینا چاہئے۔ یہ ہے حاکم اور محکوم کے درمیان رابطے کی حد۔ آپ نے کہا مسلمان اس بات میں تو اختلاف کر سکتے ہیں کہ حکومت کے لئے کس کو امیدوار کے طور پر کھڑا کیا جائے لیکن جب کوئی منتخب ہو جائے تو انہیں خاموش ہو جانا چاہئے اور اس کی اطاعت کرنی چاہئے بنیاد اس بات کی یہ ہے کہ آپ کو سننا چاہئے اور اطاعت کرنی چاہئے۔

مسلمان مسلح گروہوں نے مصر میں تشدد پسندی کا راستہ اختیار کیا ہوا ہے اور ایسا کرتے انہیں تین سال ہو گئے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ صدر حسنی مبارک کی حکومت کا تختہ الٹ دیں۔ کیونکہ صدر حسنی مبارک نے ان کے خیال میں اسلامی احکام کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ شیخ گاتل حق علی کو گرینڈ شیخ کے طور پر حسنی مبارک نے ۱۹۸۲ء میں مقرر کیا تھا۔

شیخ مذکور نے کہا ہے کہ الازہر کا مقصد مشاورتی کردار ادا کرنا ہے۔

○○○

مسلمان پارلیمانی خواتین کی کانفرنس

بتایا گیا ہے کہ مسلمان پارلیمانی خواتین کی پہلی عالمی کانفرنس اسلام آباد میں ہونا قرار پائی ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو اس تین روزہ کانفرنس کا افتتاح کریں گی۔ اس کانفرنس کے دوران پارلیمنٹ اور معاشرے میں خواتین کے کردار پر گفتگو کی جائے گی۔ مختلف ممالک کی مسلمان اراکین پارلیمنٹ اس میں حصہ لیں گی پرائم منسٹر محترمہ بے نظیر بھٹو کی سپیشل اسسٹنٹ شہناز وزیر علی نے کہا ہے کہ یہ کانفرنس ایک ایسا اقدام ہے جس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ اس موقعہ پر خواتین کی پارلیمانی ذمہ داریوں کو زیر بحث لایا جائے گا۔ اور اس طرح اسلامی دنیا میں خواتین کے آپس میں تعاون کی بنیاد رکھی جائے گی۔ یہ کانفرنس اقوام متحدہ کی خواتین کے لئے کانفرنس سے پہلے منعقد کی جا رہی ہے۔ اقوام متحدہ کی کانفرنس ستمبر کے مہینے میں بیجنگ میں منعقد کی جائے گی۔ اس کانفرنس میں برابری کے حقوق جو اسلام دیتا ہے وہ بھی زیر بحث آئیں گے۔ اور کسی سے امتیازی سلوک روا رکھنا اور تحمل اور برداشت کے موضوع پر بھی گفتگو ہو گی۔

○○○

الطاف حسین / برطانیہ

بی۔ بی۔ سی نے بتایا ہے کہ برطانوی حکومت نے کہا ہے کہ بے نظیر کی حکومت کے مطالبے کے باوجود ایم۔ کیو۔ ایم کے بانی الطاف حسین کو پاکستان کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔ الطاف حسین جب تک چاہیں برطانیہ میں قیام کر سکتے ہیں۔ بی۔ بی۔ سی۔ نے یہ بھی بتایا ہے کہ برطانوی حکومت کے اس بیان کے بعد بے نظیر بھٹو نے ایک انٹرویو میں کہا کہ برطانیہ کی حکومت کا یہ اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ الطاف کو ایسی ہدایات دینے سے روکیں (جب کہ وہ لندن میں بیٹھے ہیں) جن سے پاکستان میں ہڑتالیں ہوتی ہیں اور تشدد آمیز کارروائیاں بھی۔ لیکن برطانوی حکومت نے اس بات کا جواب دیتے ہوئے کہہ دیا ہے کہ وہ کسی بھی صورت الطاف حسین کی ایسی کارروائیوں پر پابندی نہیں لگانا چاہتے' وزارت خارجہ کے نمائندے جان گورڈن نے کہا کہ ہمارے پاس ایسے شواہد موجود نہیں ہیں کہ الطاف حسین تشدد آمیز کارروائیوں میں پاکستان میں ملوث ہیں۔

○○○

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ
۔ ضرور دیں ۔

تعارف کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت چوہدری محمد شریف صاحب جنہیں ایک لمبے عرصہ تک برصغیر پاک و ہند کے علاوہ بلاد عربیہ اور گیمبیا مغربی افریقہ میں دینی خدمات بجا لانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ نے ۱۹۳۷ء میں "سلسلہ عالیہ احمدیہ" کے نام سے ایک کتاب تصنیف فرمائی۔ آغاز کتاب میں آپ لکھتے ہیں۔

"(سب تعریف اللہ تعالٰی کے لئے ہے۔ سب تعریف اللہ تعالٰی کے لئے ہے) کہ اول اس نے مجھے اس کتاب کے تالیف کرنے کی تحریک فرمائی اور پھر دوران تالیف میں خاص طور پر تائید فرمائی کہ محض اس کے فضل اور رحم اور قدرت سے پندرہ سولہ دن کے اندر اندر یہ کتاب تالیف ہو گئی اور پھر آپ ہی اس کتاب کی اشاعت کے سامان بہم پہنچائے......"

یہ کتاب گیارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول میں زمانہ جاہلیت کے کچھ حالات لکھنے کے بعد حضور ﷺ کے ظہور اور اسلام کی ترقی و اشاعت کا ذکر ہے۔ باب دوم میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آمد سے قبل مختلف مذاہب کے ماننے والوں کی حالت بیان کی گئی ہے۔ باب سوم میں آنحضرت ﷺ اور دین حق سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی عقیدت و محبت کا بیان ہے باب چہارم میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی مختلف مذاہب کے ماننے والوں کی مخالفت کا حال درج ہے باب پنجم میں براہین احمدیہ کی تصنیف اور دین حق کو دوسرے ادیان پر غالب کرنے کی کوششوں کا کیف آور ذکر ہے۔ باب ششم آپ کی ترقی۔ وصال اور آپ کی خدمات کے اعتراف پر مشتمل ہے۔ باب ہفتم میں حضرت مولانا نورالدین امام اول کے زمانہ میں احمدیت کی ترقی کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں۔ باب ہشتم میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد کی کامیاب قیادت کے بعض کارہائے نمایاں بیان ہوئے ہیں۔ باب نہم زیادہ تر جماعت کی بیرون ملک خدمات کے تذکرہ پر مشتمل ہے باب دہم میں جماعت احمدیہ کی شاندار قومی خدمات بیان کی گئی ہیں گیارھویں باب میں تحریک جدید کے اجراء اور اس کی کامیابیوں کا ذکر ہے۔ بارھویں باب میں جماعت احمدیہ کی جان نثاری۔ جماعت کا مرکز۔ قادیان۔ جلسہ سالانہ۔ جماعت کے اخبارات وغیرہ کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔

اس زمانے کی معاشرتی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ تحریر کرتے ہیں...... اگر کسی (شخص) کی غمی کو دیکھنا ہو تو وہی (شخص) جو مفلس و قلاش نظر آ رہا ہے۔ قرضہ اٹھا کر بھی اپنا جھوٹا ناک رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ کہیں قل ہو رہے ہیں تو کہیں دسواں۔ کہیں چالیسواں اور کہیں سال کے بعد مردے کی روح کو ثواب پہنچایا جا رہا ہے۔ خواہ میت کا خاطر خواہ بوجہ مفلسی علاج بھی نہ کیا جا سکا ہو۔ ادھر اگر گھر میں حال دیکھو تو چالیس چالیس دن نوحہ ہو رہا ہے اور لوگ دور دور سے افسوس کرنے کے لئے آ رہے ہیں اور ان کے لئے ہر قسم کے کھانے تیار ہو رہے ہیں۔

اور اگر خوشی کا موقع ہو تو شادی سے قبل ہی دس پندرہ دن تمام ہندوانہ رسوم ہو رہی ہیں اور گڑ اور بھاجی کی تقسیم ہو رہی ہے پھر کہیں بارات میں جس قدر چاہیں آدمی لے جائے جا رہے ہیں خواہ اگلے کا یا اپنا ہی کیوں نہ دیوالیہ نکل جائے۔ باجے بج رہے ہیں۔ روپیہ...... کو آتش بازی کے ذریعہ ضائع کیا جا رہا ہے۔ کنجروں کے مجرے ہو رہے ہیں۔ میراثی آ رہے ہیں۔ ڈوم آ رہے ہیں۔ نقال آ رہے ہیں۔ ملنگ آ رہے ہیں۔ غرضیکہ جو بھی ہے آ رہا ہے اور اپنا حق ادا کر رہا ہے۔ روپیہ برباد ہو رہا ہے اور گھر تباہ ہو رہا ہے مگر ان کو ہوش ہی نہیں کیا ہو رہا ہے۔ ہاں صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ لڑکے کی شادی ہو رہی ہے۔ اور شادی کے دن کیا بار بار آیا کرتے ہیں؟ لیکن جب لالہ جی قرقی کا پرچہ لے کر آئیں گے۔ اس دن چھٹی کا دودھ یاد آ جائے گا۔

وعظ کی مجالس اور ہمدرد خلائق انجمنوں کی بجائے میلے اور خانقاہوں میں عرس شروع ہوئے شریعت کی وہ بے حرمتی کی گئی کہ یاد رہے گی۔ عشق مجازی نے عشق حقیقی کو بھلا دیا۔ قوالیاں ہونے لگیں۔ طبلے اور سارنگیاں۔ مزامیر اور طنبورے۔ رقص سرور کی محفلیں گرم ہوئیں۔ طوائف نے اپنا فرض ادا کیا...... کئی امیر کنگال ہوئے اور کئی پاک دامنوں کی عزت و عصمت ان میلوں اور عرسوں میں لوٹی گئی۔ زر و سیم پانی کی طرح بہے اور لوگ خالی ہاتھ۔ علم و روحانیت سے بے بہرہ۔ اخلاق سیئہ اور عادات ردیہ لے کر اپنے گھروں کو لوٹ گئے.........

یہ کتاب سلسلہ احمدیہ کی تاریخ اور ابتدائی حالات کو جاننے کے لئے مفید و کار آمد ہے۔

انسان کا دل اس کے لئے آئینہ ہوتا ہے وہ اس میں سب کچھ دیکھ سکتا ہے۔ پس سچا طریق دکھ سے بچنے کا یہی ہے کہ سچے دل سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور وفاداری اور اخلاص کا تعلق دکھاؤ اور اس راہ بیعت کو جو تم نے قبول کی ہے سب پر مقدم کرو کیونکہ اس کی بابت تم پوچھے جاؤ گے۔ جب اس قدر اخلاص تم کو میسر آ جاوے تو ممکن نہیں کہ اللہ تعالٰی تم کو ضائع کرے۔ ایسا شخص سارے گھر کو بچا لے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت تعلیم کے اعلانات

آسٹریلیا میں اعلیٰ تعلیم کیلئے وظائف کا تعارف:-

○ آسٹریلیا میں انڈر گریجوایٹ اور پوسٹ گریجوایٹ تعلیم حاصل کرنے کے لئے دو مختلف وظائف دیئے جاتے ہیں۔ جن کی مختصر تفصیل اس طرح ہے:-

ا۔ آسٹریلین ڈویلپمنٹ کوآپریشن سکالرشپ سکیم (ADCOS) :- پاکستانی طلباء کے لئے یہ وظیفہ آسٹریلیا ہائی کمیشن اسلام آباد کے ذریعہ دیا جاتا ہے۔ اس کی اہم شرائط مختصراً ذیل میں درج ہیں:-

ا۔ درخواست دہندہ کی عمر ۳۵ سال سے زائد نہ ہو
۲۔ گذشتہ تعلیمی ریکارڈ شاندار ہو۔
۳۔ پوسٹ گریجوایشن کے لئے جانا چاہتے ہوں اور متعلقہ فیلڈ میں کم از کم دو سال کام کیا ہو۔
۴۔ درخواست دہندہ TOEFL کا امتحان کم از کم 570 نمبر کے ساتھ اور IELTS کا امتحان کم از کم 6.5 کی شرح سے پاس کیا ہو۔

(اس لئے تمام احمدی طلباء جو بیرون ملک تعلیم کے لئے جانا چاہتے ہوں وہ جلد از جلد یہ امتحان دیں تاکہ اس وظیفہ کی شرط کو پورا کر سکیں۔)

اس وظیفہ کے بارے میں تفصیلی معلومات پر مشتمل اشتہار تمام قومی انگریزی اخبارات میں اکتوبر 95ء کے دوسرے اور تیسرے ہفتہ میں آئے گا۔

۲۔ اوورسیز پوسٹ گریجوایٹ ریسرچ سکالرشپ: یہ وظیفہ براہ راست یونیورسٹی جاری کرتی ہے۔ آسٹریلیا کی یونیورسٹیز جو یہ وظیفہ جاری کرتی ہیں کی فہرست نظارت تعلیم ربوہ میں موجود ہے۔ (اس کے لئے طلبہ رابطہ کر سکتے ہیں) اس وظیفہ کے لئے ستمبر اور اکتوبر 95ء تک درخواستیں وصول کی جاتی ہیں۔ اس سکالرشپ کی اہم شرائط مختصراً ذیل میں درج ہیں:-

ا۔ TOEFL یا برٹش کونسل کے ذریعہ IELTS کا امتحان پاس کیا ہو۔
۲۔ امیدوار کا گذشتہ تعلیمی ریکارڈ شاندار ہو۔
۳۔ جو بیرون ملک ماسٹرز کر چکے ہوں وہ درخواست دینے کے اہل نہیں ہیں۔
۴۔ اس سکالرشپ کے لئے عمر کی کوئی حد مقرر نہیں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان

○ فیڈرل پبلک سروس کمیشن میں انکم ٹیکس آفیسرز (PBS-16) کو بھرتی کے لئے تحریری امتحان اسلام آباد- کراچی- لاہور- پشاور اور کوئٹہ میں بیک وقت ہو گا۔ تحریری امتحان کی تفصیل:-

1۔ پیپر I انگریزی
2۔ پیپر II جنرل نالج، پاکستان افیئرز، اکنامکس آف پاکستان

دونوں پیپرز سو سو نمبر کے ہوں گے۔

درخواست کی دینے کی اہلیت:-

1۔ تعلیمی قابلیت:- کم از کم گریجوایٹ
2۔ حد عمر:- زیادہ سے زیادہ 28 سال

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20۔ اگست 1995ء مقرر ہے۔ مزید تفصیل کے لئے روزنامہ "جنگ" مورخہ 95-7-22 ملاحظہ فرمائیں۔

اعلان داخلہ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور- ایم ایس سی سول انجینئرنگ

○ یونیورسٹی ہذا نے فرسٹ کلاس بی ایس سی سول انجینئرنگ ڈگری کے حاملین سے درج ذیل شعبوں میں سپیشلائزنگ کے لئے سول انجینئرنگ میں ایم ایس سی / پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ کورس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

ا۔ ہائیڈرالک وار یگیشن انجینئرنگ ۲۔ سول میکینکس و فاؤنڈیشن انجینئرنگ ۳۔ سٹرکچرل انجینئرنگ۔

درخواست فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 95-8-16 مقرر ہے۔ تحریری ٹیسٹ، انٹرویو مورخہ ۲۲۔ اگست کو ہوں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ 95-7-23 ملاحظہ فرمائیں۔

اطلاعات و اعلانات

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو مورخہ 20 اگست 1995ء بروز اتوار بوقت 7 بجے صبح ہو گا۔

جماعت کے ایسے ذہین، ہونہار خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہوں اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید کو ارسال کریں۔

۱۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کا فرسٹ ڈویژن میٹرک ہونا ضروری ہے تاہم فرسٹ ڈویژن سے کم نمبر لینے والوں کے لئے ایک ماہ کا کورس مقرر کیا جائے گا جس کے بعد امتحان ہو گا اور Apptitude test ہو گا اس میں کامیابی کی بناء پر داخلہ کنفرم ہو گا۔
۲۔ امیدوار انٹرویو بورڈ کے تحریری و زبانی امتحان میں پاس ہو۔
۳۔ کلام الٰہی ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔ روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت اور سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔
۴۔ مقامی امیر کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔
۵۔ میٹرک پاس امیدوار کی عمر کی حد 17 سال اور ایف اے / ایف ایس سی کے لئے 19 سال ہے۔
۶۔ امیدوار کے تفصیلی طبی معائنہ کی رپورٹ تسلی بخش ہو (جو کہ فضل عمر ہسپتال میں ہو گا)

میٹرک کے نتیجہ کی فوٹو کاپی فوری طور پر دفتر کو ارسال کر دیں۔

نوٹ:- وکالت دیوان کی سابقہ چھٹی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان- تحریک جدید ربوہ)

نمایاں کامیابی

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار کی بیٹی عزیزہ عابدہ منصورہ اہلیہ عبدالسمیع صاحب وڑائچ کو ایم فل (ریاضی) کے پہلے سمسٹر میں یونیورسٹی بھر میں 94% نمبر لے کر اول آنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ عزیزہ خدا کے فضل سے ایم ایس سی میں نمایاں کامیابی کی بناء پر قائداعظم میرٹ سکالرشپ برائے حصول پی ایچ ڈی کے تحت اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ کامیابی آئندہ بہتر کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ بنائے۔ عزیزہ کا بیٹا ذکی احمد واقف نو ہے۔

سیلاب سے متاثرین کی امداد کیلئے انتظامات

○ ربوہ اور اس کے گردونواح میں سیلاب کے ممکنہ خطرات سے آگاہ کرنے اور ہنگامی بنیادوں پر ان سے نمٹنے کے لئے صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ کی زیر نگرانی ایک فلڈ ریلیف کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جو اس سلسلہ میں جملہ امور کی انجام دہی کی ذمہ دار ہو گی۔

ریلیف کے کام کے سلسلہ میں دفتر صدر عمومی، دفتر خدام الاحمدیہ مقامی، اور دفتر انصاراللہ مقامی ایک ہفتہ تک چوبیس گھنٹے کھلے رہیں گے۔ ناگہانی صورت میں یا کسی بھی مدد کے لئے مندرجہ ذیل فون نمبرز پر فوری طور پر رابطہ کیا جائے۔

دفتر صدر عمومی 115
دفتر انصاراللہ مقامی 710
دفتر خدام الاحمدیہ مقامی 948

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ- ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

لاکھوں لاکھ احمدی احباب نے ڈش انٹینا کے توسط سے بیعت اور دعا میں شمولیت فرمائی۔

اہل ربوہ نے اپنی بیوت الذکر اور گھروں میں اپنے اپنے ٹی وی سیٹوں کے سامنے اس بیعت میں شمولیت فرمائی۔ اس وقت ہر قسم کا کاروبار بند تھا۔ بازار اور مارکیٹیں بند تھیں۔ سڑکوں پر ٹریفک بھی نہ تھی اس طرح سے ربوہ کے ہزاروں مرد و زن اور بچوں نے بھی عالمی بیعت کی اس تیسری تاریخی تقریب میں شمولیت کی۔ بیوت الذکر اور ڈش انٹینا کے مراکز کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے اور احباب جماعت نم آنکھوں اور گلو گیر آوازوں کے ساتھ اپنے آقا کی اتباع میں عہد بیعت دوہرا رہے تھے۔

حضرت صاحب کی آمد سے قبل ایڈیشنل وکیل التبشیر مکرم چوہدری ہادی علی صاحب نے بتایا کہ گذشتہ سال جلسہ سالانہ 1994ء کے موقع پر عالمی بیعت میں یکم اگست کو 4 لاکھ 18 ہزار 206 افراد نے بیعت کی۔ ان کا تعلق 93 ممالک کی 155 قوموں سے تھا اور دنیا بھر میں 120 زبانوں میں بیعت کے الفاظ دوہرائے جا رہے تھے۔ پنڈال میں موجود افراد نے 60 زبانوں میں یہ الفاظ دوہرائے۔

اس سے قبل عالمی بیعت کی پہلی تقریب 1993ء میں یکم اگست کو دو لاکھ 4 ہزار 308 افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

حضرت صاحب پاکستان کے وقت کے مطابق چار بجکر 20 منٹ پر پنڈال میں تشریف لائے اور چار بجکر 35 منٹ پر بیعت لی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 31 جولائی-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ دریائے چناب اور جہلم کے سیلابی ریلے نے مزید کئی علاقوں کو ملیامیٹ کر دیا ہے۔ ہزاروں دیہات میں چاروں طرف پانی ہی پانی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ دیگر علاقوں سے کٹ کر رہ گئے ہیں۔ لاہور کو بچانے کے لئے بند توڑ دیا گیا۔ یہ شگاف بی آر بی نہر میں برجی نمبر ۱۳۸ کے قریب حفاظتی بند میں ڈالا گیا۔ جس سے ملحقہ زرعی علاقہ زیر آب آگیا۔ اس کے علاوہ راوی مرالہ لنک نہر (ایم آر) کے بند میں پندرہ شگاف کئے گئے جس سے سیالکوٹ اور نارووال کے متعدد دیہات میں تباہی آگئی۔ نہر اپر چناب پر بھی سیلاب کا زور کم کرنے کے لئے ایک جگہ سے پشتہ توڑ اگیا۔ چناب راوی اور جہلم جدھر جدھر سے گزرے ادھر ادھر عذاب نازل کرتے گئے۔ بھیرہ کے حفاظتی بند میں ۴۰ فٹ چوڑا شگاف ڈالا گیا۔ دریائے توی' چناب اور نالہ ایک اور ڈیک نے ضلع سیالکوٹ میں تباہی مچادی۔

○ دریائے چناب کے سیلابی پانی نے جھنگ پر چڑھائی کر دی ساہیوال' سرگودھا اور چنیوٹ کے مزید کئی علاقے زیر آب آگئے۔ جھنگ کے دو سو دیہات میں پانی داخل ہو گیا ہے۔ فوج کی امدادی سرگرمیاں جاری ہیں۔ دریائے توی میں طغیانی سے گجرات کے درجنوں دیہات زیر آب آ گئے۔ پنڈی بھٹیاں کے قریب دو سو دیہات زیر آب آگئے۔

○ ربوہ کے گرد و نواح میں سینکڑوں دیہات میں دریائے چناب کا سیلابی ریلا داخل ہو گیا ہے۔ ڈسکہ شہر خوفناک سیلاب کی زد میں آگیا ہے۔ سیلابی پانی شہر کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ۶۵ دیہات ڈوب گئے۔ قریبی علاقوں میں سات فٹ تک پانی بھر گیا ہے۔

○ سیلابی پانی سے ضلع ملتان کو ہوشیار کر دیا گیا ہے۔ راجن پور شہر کو خطرہ لاحق ہے۔ فیصل آباد سرگودھا روڈ پر ٹریفک بند ہو گئی ہے۔ خوشاب سرگودھا روڈ اور ریلوے لائن پر ٹریفک بحال نہیں ہو سکی۔ سوہدرہ کے قریب دریا نے رخ بدل لیا۔ تحصیل روجھان کے مزید دیہات میں پانی داخل ہو گیا۔ بدین کی دو نہروں میں شگاف پڑ گئے۔

○ بالائی علاقوں میں دریاؤں کی سطح میں کمی ہے۔ سیلاب کا زور اب نچلے علاقوں پر ہے۔ سندھ میں تمام مقامات پر ہائی فلڈ ہے۔ مون سون کی پہلی لہر ختم ہونے کے بعد آئندہ دو روز میں مزید بارشوں کا سلسلہ شروع ہونے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر سیلاب زدگان کے نقصان کی تلافی کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں جلد ہی متاثرہ علاقوں کا دورہ کر کے نقصانات کا جائزہ لوں گا۔ انہوں نے صوبائی وزراء سے کہا کہ متاثرہ علاقوں کے تفصیلی دورے کریں۔

○ مسٹر نواز شریف کے والد میاں محمد شریف کی عبوری ضمانت بینکنگ کورٹ نے قبول کر لی ہے۔ انہوں نے اچانک عدالت میں پہنچ کر درخواست ضمانت پیش کر دی۔ میاں شریف کے ۵۰ لاکھ کے اور ان کے تین دیگر ساتھیوں کے ۵-۵ لاکھ کے مچلکے سابق گورنر پنجاب میاں محمد اظہر نے پیش کئے۔ میاں شریف پر بینک سے غیر قانونی طور پر ڈیڑھ کروڑ روپے قرض لینے کا الزام ہے۔ ان پر ایف آئی اے نے دو مقدمات درج کر رکھے تھے۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ افغانستان میں حکومت اتفاق رائے سے بننی چاہئے۔ وزیراعظم نے گذشتہ روز افغانستان کے لئے اقوام متحدہ کے سفیر محمود مستری سے ملاقات کی۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت سیلاب زدگان کو امداد پہنچانے میں ناکام ہو گئی ہے۔ وزیراعظم نے زبانی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ سیلاب زدگان کے بارے میں دو ہفتے میں رپورٹ طلب کی ہے ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اب تک بحالی کا کام شروع ہو جاتا۔ یہ واویلا پس از مرگ ہے انہوں نے یاد دلایا کہ ہم نے ۴۸ سے ۹۶ گھنٹے میں بحالی کا کام شروع کر دیا تھا۔

○ قومی حکومت اور فوج کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ یہ بات جنرل وحید جانیں اور ان کا رول جانے۔ قومی حکومت میں فوج کیا کردار ادا کرے گی۔ اس بارے میں انہی سے پوچھا جائے۔ پنجاب حکومت کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ آپ کو کیا معلوم کہ فیصلہ ہو بھی چکا ہو۔ مسلم لیگ کے اتحاد کے بارے میں انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ یہی ہے جو آپ کو نظر آ رہی ہے جس نے آنا ہے یہیں آئے۔ ہم نے کہیں نہیں جانا۔ کراچی کے مذاکرات کے بارے میں انہوں نے کہا کہ حکومتی رویہ متضاد ہے۔ کامیابی کیسے ہو۔ لندن پلان کے بارے میں انہوں نے کہا کہ کئی باتیں اخباروں نے گھڑی ہیں۔ وہ لندن سے واپسی پر ائرپورٹ پر صحافیوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

○ ایم کیو ایم کے ایک پریس ریلیز کے مطابق رینجرز پولیس اور فرنٹیئر کانسٹیبلری کے چھاپوں کے بعد مختلف دیہی علاقوں سے مہاجروں کی سندھ کے شہری علاقوں میں منتقلی شروع ہو گئی ہے۔

○ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل ریٹائرڈ حمید گل نے کہا ہے کہ حکومت اور ایم کیو ایم کے مذاکرات کی کامیابی کے لئے مبصرین کو شریک کیا جائے۔

○ وزیراعظم کے حکم پر محکمہ آبپاشی کے تین افسروں سمیت ۹ ملازمین کو معطل کر دیا گیا ہے۔

○ مسٹر نواز شریف کے بھائی شہباز شریف نے کہا ہے کہ اگر منتخب حکومتیں سازشوں سے ختم ہوتی رہیں تو نقصان عوام کا ہی ہو گا۔ انہوں نے کہا الطاف حسین کراچی کے لیڈر ہیں۔ نواز شریف اور الطاف حسین میں کوئی اختلاف نہیں۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کشمیریوں کے حق خودارادیت کی مکمل حمایت کرتی ہے۔ کشمیری مسلمانوں پر بھارتی افواج جو مظالم ڈھا رہی ہے ان کا ہمیں سب سے زیادہ احساس ہے کیونکہ ہم تین سال سے بدترین حکومتی مظالم کا سامنا کر رہے ہیں۔

○ کراچی میں دہشت گردوں کے ہاتھوں ۳۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ نیو ٹاؤن میں پولیس مقابلہ میں ایک ملزم ہلاک اور دوسرا زخمی ہو گیا۔

○ باجوڑ ایجنسی میں مہلک ہتھیاروں کے کاروبار پر مکمل پابندی لگا دی گئی۔ پولیٹیکل حکام اور قبائلی عمائدین میں معاہدے کے بعد کراچی اور پنجاب کو اسلحہ سمگل کرنے والے دس بڑے تاجر گرفتار کر لئے گئے۔ ناکہ بندی کر کے ملیشیا کے جوان تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ ٹرانسپورٹروں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ اپنی گاڑیاں استعمال نہ ہونے دیں۔

○ بھارتی وزیراعظم نے ملک بھر کے پرائمری سکولوں میں دوپہر کے وقت کھانا فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس سے بھارت کے سکولوں کے دس کروڑ بچے مستفید ہوں گے۔

○ حکومت نے ایم کیو ایم کے ڈاکٹر عمران فاروق کی گرفتاری کا فیصلہ کر لیا ہے حکومت چاہتی ہے کہ طاقت سے امن بحال کیا جائے۔

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ 906 کوٹھی نمبر 14/2 محلہ دارالبرکات ربوہ 555
■ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ مکان نمبر 2029 گلی نمبر 32 سیکٹر I-10/2 اسلام آباد فون 415845
■ ہر ماہ 16-15 تاریخ قلعہ کالروالہ نارووال مریدکے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 23-22-21-20 تاریخ محمود آباد نزد پوسٹ آفس کراچی فون: 5889743
■ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065

ہاضمہ اور پیٹ کی ادویات

		قیمت
☆ بدہضمی' پیٹ درد' کھٹے ڈکار' بھوک کی کمی اور پیٹ کی جملہ امراض میں۔ مفید تعالیٰ فوری آرام کے لئے اکسیر ہے	DIGESTIN TABS.	18/-
☆ قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے	APPETIZER CAPS.	18/-
☆ پرانا پیٹ درد' درد گردہ' انتڑیوں وغیرہ کا درد	COLIC CURE	20/-
☆ پیٹ میں ہوا۔ ریح۔ ہوا کا بکثرت خارج ہونا۔ ڈکار' اپھارہ	FLATULENCE CURE.	20/-
☆ معدہ کی جلن' تیزابیت' خوراک کی نالی اور سینہ میں جلن	HEART BURN CURE	20/-
☆ یرقان' جلد' آنکھوں اور پیشاب کی زردی' جگر کی خرابی	JAUNDICE CURE	20/-
☆ معدہ کا السر' زخم' معدہ کے منہ پر ورم اور جلن	STOMACH ULCER CURE	20/-

نوٹ : ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا۔ جس سے جلد تر شفا کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

کیوریٹو انٹرنیشنل۔ ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (92-4524)